

ہے اس دنیا میں زندگی بُر کرنے کا سلوب دنیا کے سب سے افضل انسان محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیارے ساتھی کو اس طرح بتایا:

﴿كُنْ فِي الدُّنْيَا كَانِكَ غَرِيبًا وَ عَابِرًا سَيِّلًا﴾

کہ دنیا میں ایسے زندگی گزار دیجیے کوئی پر دشمن ہوتا ہے اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مسافر سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے راستہ میں مستانے کے لیے کچھ لوٹھہرتا ہے۔

قارئین کرام! دنیا کی مشغولیت اور آخرت سے بے فکری کی وجوہات میں سے ایک وجہ بھی ہے کہ انسان مال کی محبت میں فریفہت ہو گیا ہے اور حسن المآب کو چھوڑ کر عورتوں کی حب شہوات کی طرف اور محبت اولاد کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ ان کے متاثر کو بھول گیا ہے کہ یہ تو ﴿ذلک متع الحیة الدُّنْيَا﴾ ہے اور مالک کی محبت تو ایسی ہے کہ جس سے انسان سیر نہیں ہوتا۔ اس بات کو امت کے نذیر نبی ﷺ نے اس طرح بیان کیا تھا کہ ”اگر ابن آدم کو سونے کے دو باغ بھرے ہوئے بھی مل جائیں تو پھر بھی تیرے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے بطن کو صرف قبر کی مٹی ہی سیر کر سکتی ہے۔

ہمیں چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اس پیشگوئی کو سن کر مال کا لامع اور عہدے کی حرص و طمع کو خیر باد کہتے اور اپنی حیات کو اس وہ حسنے کے مطابق بُر کرتے۔ لیکن اب اس کے برکش ہو رہا ہے۔ اٹھی لگنا گاہرہ ہی ہے کہ انسان مال کی حرص اور عہدے کے لامع میں ایمان بھی قربان کر دیتا ہے۔ باساوقات اپنے خون کو بھی رایگاں کر دیتا ہے جس خون کی قیمت رب کی بارگاہ میں اتنی ہے کہ شہید کے خون کا قطرہ نہ میں پر بعد میں گرتا ہے مالک کائنات جنت اور جنت کی خوبصورت حوروں کا وارث پہلے بنا دیتا ہے۔ لیکن حارص الدنیا مال سے بھی خالی ہو جاتا ہے اور جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے ملتا کچھ نہیں۔

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے نہ خدا۔ ہی ملا نہ وصال ضم



”جُودُنَا كَيْ زَيْبٌ وَ زَيْنَتٌ چَاهِتَاهُ إِسْ كَوْهَمْ دُنْيَا  
مِنْ بَغْرِيْكِيْ كَيْ پُورَوْ بَرْدَلَدِيْنْ گَـ۔“  
لِكِنْ

﴿أَوْلَئِكَ الَّذِينَ لَيْسُ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ  
الْأَنَارُ وَ حَبْطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَ بَطَلَ مَا كَانُوا  
يَعْمَلُونَ﴾

کہ جب وہ عالم طلوع ہو گا، جو ہیشہ باقی رہنے والا ہے اور جس کا ان روشن خیال اور قرآن و سنت سے اعراض کر کے عقول سے فصلہ کرنے والوں کو یقین ہی نہیں اس وقت صاف نظر آ جائے گا کہ اس عالم فانی کی اس چند روزہ زندگانی والے عالم کی ساری جدوجہد بیان کی ساری زیانیں اور اختراع کاریاں تمام محض صفر نہیں گی اور وہاں ان روشن خیالوں اور ان کے نادان مقلدوں کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ بعض کا عقیدہ تو یہ ہے کہ آج (دنیا) ہی ہے۔

کل (آخرت) کس نے دیکھا ہے؟

جب ہم مر جائیں گے، مٹی بن جائیں گے تو دوبارہ ہمیں کون حیات بخشے گا.....؟ ایسے نہ ہب والوں کے عقائد کو بیان کرنا، ان کا رد کرنا، بیان موضوع بحث نہیں ہے کیونکہ یہ تو اسلام سے بالکل نا آشنا اور لاتعلق ہیں۔ بلکہ میرا موضوع بحث یہ ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں، پھر بھی کل (آخرت) کو بھول کر آج (دنیا) کی زیب و زیست اور نمود و نمائش میں غرق ہو چکے ہیں۔ دنیا کو ہی اصل مرکز اور ملٹھکانا بکھر لیا ہے۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشا ہے اور اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی تو آخرت کی زندگی کا مقدمہ

خلائق کائنات نے انسان کو کسی مقصد کے تحت ہی پیدا کیا ہے۔ جس کو اس طرح بیان کیا ہے:

﴿وَ مَا خَلَقْتَ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَانَ  
الْأَلْيَعْبُدُونَ﴾ (الذریت: ۵۶)

لیکن موجودہ حالات میں انسان اپنے مقصد پیدا کش سے نیا منیا نظر آتا ہے اور گمان کرتا ہے اس اپنا پیٹ اور بیوی بچوں کا پیٹ بھرنے کے علاوہ اور کوئی مشغله نہیں ہے جبکہ تو آسمانی ایسے انسان کے نظریات کا رداں طرح کرتی ہے:

﴿أَفَحَسِّبُتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبْدًا وَ إِنْكُمْ  
الَّذِينَ لَا تَرْجِعُونَ﴾ (المومنون: ۱۱۵)

”کیا پیغمبر نے یہ گمان کر لیا ہے کہ یہ ٹک تھم نے تجھے عبشت (فضیل)، پیدا کیا ہے اور بے ٹک تھم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔“

قرآن کی یہ تنبیہات سن کر بھی انسان دنیا میں مشغول ہو گیا، آخرت سے بے خبر ہو گیا اور مزید یقونی یہ کہ قرآن و سنت کو چھوڑ کر کسی اور مقام سے ہدایت کا راستہ بھی ٹھاٹھ کرتا ہے اور اپنی خرافات کا بدلہ بھی چاہتا ہے کہ مجھے انعام ملتا چاہیے۔ ہاں بالکل یہ اس کی جدوجہد اور کوشش غارت نہیں جائے گی۔ اس کی مشقت، اس کی ذہانت، اس کی ٹھاٹھ، جب تک پاشمرہ پورے کا پورا حاصل کر کر رہے گی۔ اس کے نمبر کم نہیں ہوں گی۔ قرآن حکیم اس انداز سے اس کو بیان کرتا ہے۔

﴿مَنْ كَانَ يَرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زَيْنَتَهَا  
نَوْفَ الْيَهْمَ اعْمَالَهُمْ فِيهَا وَ هُمْ فِيهَا لَا يَنْخُسُونَ﴾

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کو حاصل کرنے کے لیے احسن اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☆☆☆☆☆



الاصغر الرباء ﴿٤﴾  
دنیا کی تکالیف و مصائب سے گھبرا کر گوشہ نشینی اختیار کرنا نہیں ہوگی بلکہ دنیا کاٹ کر مقابلہ کر کے اخروی زندگی کے لیے اپنے اپ کو مستحق بنانا ہوگا۔  
قارئین کرام! آئیے حاسبو قبل ان تھامسوں۔  
اپنا حماہ سب سمجھیے کہ یہیں ہم آخرت کو بھول کر عارضی زندگی میں مصروف تو نہیں ہو گئے۔ جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ذلک مناع الحیوة الدنیا﴾

(آل عمران: ۱۲۳)

کہیں ہمارے اعمال و افعال قرآن و سنت کے مخالف تو نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔؟ اگر ایسا ہے تو کچھ لجئے کل (آخرت) تو بر باد ہونی تھی۔ آج (دنیا) بھی بر باد ہو گی۔

اگر انسان اپنی حیات کی قیمت اور آخرت میں مستحق جنت بننا چاہتا ہے تو پھر دنیا کو امتحان گاہ سمجھ کر گزارنا پڑے گا۔ ہر قدم کو سوچ سمجھ کر امتحانا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو گا کہ یہ کر لیں تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ اگر یہ نہ کریں تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ بلکہ جو امر ہے اس کے لیے سرتسلی ختم کرنا ہو گا۔ جس سے منع کیا ہے اس سے احتساب کرنا ہو گا۔

اوہر فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو ادھر گردن جھکائی ہو کی تصویر بننا ہو گا۔ مستحق جنت بننے کے لیے محمدی غلامی کا کرتہ گلے میں پہنچا پڑے گا۔ ﴿اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول﴾ وَعَلَیْہِ جامِہ پہنچا ہو گا۔ ذکر حکیم کو سینے سے لگانا ہو گا۔ تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا ہو گا۔ مصائب کے پھاڑوں کو جھینکنا ہو گا۔ اگر دین مستقیم کے راستے میں کائنے آ جائیں تو کائنوں سے ڈر کر پیچے بھاگنا نہیں بلکہ ان سے گزر کر ان کو کراس کر کے منزل مقصود تک پہنچنا ہو گا۔ اگر دین حنفی کے راستے میں کوئی روڑے انکاۓ تو ان کو دیکھ کر دل برداشت نہیں بلکہ پانی کی طرح اس کو دیہیں چھوڑ کر دوسرا طرف اپناراستہ بنا کر اس کو عبور کرنا ہو گا۔ اوٹ کی طرح عاجزی اور فوتی کو اپنے آپ میں جنم دینا ہو گا اور اپنے مقصد عظیم کو آسمان کی طرح بلند کرتا ہو گا۔ اپنے عزم کو پھاڑ کی طرح پختہ بنانا ہو گا۔ ریا کاری سے اعمال کو بر باد نہیں کرنا ہو گا کیونکہ ریا کاری شرک اصغر ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

﴿هُنَّ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشَّرُكُ﴾

دعا و دین اور قرآنی علوم و معارف کو گھر پہنچانے کیلئے شہر آفاق اور قبولیت عالم حاصل کرنے والی اکتباً تفاسیر انتہائی ارزان تبلیغی نسخوں پر حاصل کریں

اصل کرندی، لٹھا سفید، لٹھار نگدار پختہ کلر،  
کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر  
فیصل لٹھا کلر لٹھار نگدار جزیرہ  
041-633809  
Mob# 0300-9653599

بنجاب بلاک مدینہ بازار 162-P کی کلاں مارکیٹ فیصل آباد

## عظمیم خوشخبری

- |                    |                               |
|--------------------|-------------------------------|
| ۱۔ تفسیر ابن کثیر  | ترجمہ: مولانا محمد جو نا گڑھی |
| 5 جلدیں/- 490 روپے |                               |
| ۲۔ تفہیم القرآن    | سید ابوالعلی سعدودی           |
| 6 جلدیں/- 770 روپے |                               |
| ۳۔ معارف القرآن    | مفتی محمد شفیع                |
| 8 جلدیں/- 950 روپے |                               |
| ۴۔ مشکوٰۃ المصانع  | ترجمہ: مولانا محمد صادق خلیل  |
| 5 جلدیں/- 550 روپے |                               |
| ۵۔ خطبات احراق     | مولانا محمد احراق (جمال والے) |
| 2 جلدیں/- 200 روپے |                               |

## مركز الحرمين الاسلامي

گل بہار کالونی میں ستیس روڈ فیصل آباد پاکستان میاں ظاہر  
0304-3010777